عرضِ مرتّب

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

اَمَّا بَعْدُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ هُدَی اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰی ط﴾

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ الْکَرِیْمُ

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ
اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَاجْعَلْهُ لِیْ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّهُدًی وَّرَحْمَةً
وَاجْعَلْهُ لِیْ حُجَّةً یَّا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ (آمین)

اس دنیا میں اللہ سے مانگنے والی اصل چیز ہدایت ہے۔ میرا رب مجھ سے کس طرح راضی ہوگا؟ کن کاموں سے وہ ناراض ہوجاتا ہے؟ میں دنیا کی زندگی کیسے بسر کروں۔ آخرت میں کامیابی کیسے حاصل ہوگی۔ سیدھا راستہ کونسا ہے؟ مجھے راہنمائی چاہیئے۔ ان سوالوں کا جواب قرآن دیتا ہے کہ یقیناً اللہ کی راہنمائی ہی حقیقی راہنمائی ہے اور بے شک یہ قرآن بتلاتا ہے وہ راہ جو بالکل سیدھی ہے۔

قرآن کی زبان عربی ہے۔ ہمارے رسول ﷺ کی زبان عربی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو قرآن سیکھتے ہیں اور اس کو سکھاتے ہیں۔ حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا ''قرآن پڑھا کرو کیونکہ یہ قیامت کے روز اپنے پڑھنے والے کا سفارشی بن کر آئے گا'' پھر ہمیں یہ دعا بھی سکھادی ''اے اللہ ہم پر اس قرآن کے ذریعے رحم فرما اور اِسے ہمارے حق میں دلیل بنا۔''

قرآن اور آپ ﷺ کے فرامین کو سمجھنے کے لیئے عربی زبان کا سیکھنا بہت ضروری ہے۔ کسی بھی زبان کا ترجمہ اُس زبان کا نعم البدل نہیں ہوسکتا۔

اللہ تعالیٰ کا کروڑ ہا شکر ہے کہ اُس نے اِس بندے کو اپنے کلام، اپنے محبوب ﷺ کی زبان سیکھنے کی توفیق دی۔ اتنی 7 بڑی نعمت کا شکر کیسے ادا کروں؟ یہی بات سمجھ میں آئی کہ جو کچھ اللہ نے عطا فرمایا اسے آگے پہنچانا شروع کر دوں۔ جس کلام نے میری زندگی بدل کے رکھ دی، ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ دوسروں کی زندگیاں تبدیل نہ کرے۔ اللہ نے ہی ہمت دی، قرآن فہمی کے لیے عربی گرامر پڑھانا شروع کر دی۔ اللہ نے برکت عطا فرمائی اور بہت سارے ساتھی عطا کر دیئے جو اس کام میں شریک ہیں۔

اپنے تمام اساتذہ کرام کا تہ دل سے شکر گزار ہوں۔ جو کچھ ان سے حاصل کیا اسی کو آگے بیان کر دیا۔ اساتذہ کرام کی فہرست طویل ہے۔ جس سے ایک قاعدہ بھی سیکھا اس کو اِس فہرست میں شامل کرتا گیا۔ ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب میرے پہلے استاد ہیں۔ وہ ہی میری عربی کی بنیاد ہیں اور بنیاد کی کیا اہمیت ہوتی ہے ہم سب جانتے ہیں۔ ان ہی کے ذریعے میں قرآن سے جڑا۔ میرے دل میں ان کا کیا مقام ہے؟ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں اور اگر ہوں بھی تو میرے دل میں اُن کا مقام بیان کرنے کا حق ادا نہیں کریں گے۔

میں نے جہاں سے جو کچھ حاصل کیا اس کتاب میں اکٹھا کر دیا یہاں تک کہ اکثر جگہ کسی قاعدے کے طریقے کے علاوہ الفاظ بھی اپنے اساتذہ کرام کے ہی استعمال کیے۔

اپنی اس کاوش کو ان تمام افراد کے نام کرتا ہوں جنہوں نے قرآن فہمی کے لیے عربی سکھانے کی کوشش کی یا اس کام میں بڑھ چڑھ کے حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی کوشش کو قبول فرمائے اور اخروی نجات کا ذریعہ بنائے (آمین)

عامر سہیل